بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

094: باب 53- کسی کو میرا بندہ اور میری بندی کہنا منع ہے۔

[(بخاری:2552)]

تیسرا باب یہ بھی میں بیان کر دوں، شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"باب لا يقول عبدي وأمَتي"(اس چیز کا ذکر کہ کوئی شخص یوں نہ کہے میرا بندہ اور میری بندی)۔یعنی یہ کہنا حرام ہے اور اس کی دلیل میں شیخ صاحب رحمہ اللہ جو ہیں وہ حدیث بیان کرتے ہیں:"في الصحيح" (پھر صحیح بخاری میں)"عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه"(سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال"(پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)"لَا يَقُل أحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ"(تم میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے کہ اپنے ربّ کو کھانا کھلا)"وضِّئْ ربَّكَ"(اپنے ربّ کو وضو کرا)"ولْيَقُلْ سَيِّدِي ومَوْلَايَ"(بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ میرے آقا اور میرے مولا)"ولا يَقُلْ أحَدُكُمْ عَبدِي وأَمَتي"(اور تم میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے میرا بندہ اور میری بندی)"وَلْيَقُلْ"(بلکہ یوں کہے)"فَتَايَ وفَتَاتِي وغُلَامِي"(میرا غلام، میرا خادم یا میری خادمہ)۔

یاد رکھیں یہ وہ الفاظ ہیں جو ادب کے الفاظ ہیں یہ پھر وہی باب ہے جس میں ہمیں الفاظوں کا ادب بیان کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔اللہ تعالیٰ لوگوں کو مختلف طریقے سے رزق عطا فرمایا ہے، بعض لوگوں کو آزمائش کے لیے زیادہ رزق دیا ہے اور بعض لوگوں کو آزمائش کے لیے کم رزق دیا ہے، بعض لوگوں کو مخدوم بنایا ہے بعض لوگوں کو خادم بنایا ہے، بعض لوگوں میں کوئی بڑا ہوتا ہے بعض لوگوں میں کوئی چھوٹا ہوتا ہے یہی دنیا ہے ہماری۔

اگر ہم سب ایک جیسے ہوتے مخدوم ہوتے تو خدمت کون کرتا کیا خیال ہے؟اور اگر سب خادم ہوتے تو پھر خدمت کس کی ہوتی ؟تو یہ دنیا کا ایک پہیہ ہے جو چل رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اللہ تعالیٰ نے اس نظام کو چلانا ہے۔

سوچیں ذرا حکمت دیکھیں احکم الحاکمین کی کہ ہم سب ڈاکٹر ہوتے تو پھر یہاں پر درس کون دیتا آ کر کیونکہ نہ تو یہ ٹیکنالوجی ہوتی، نہ انجینئر ہوتے اور نہ پھر یہ کتابیں ہوتیں اور نہ ہی پھر یہ علم اس طریقے سے پھیلتا کچھ بھی نہ ہوتا! جس گاڑی پر میں آیا ہوں وہ گاڑی بھی نہ ہوتی،اور اگر سب انجینئر ہوتے تو پھر شاید مشکل سے کوئی زندہ رہتا کوئی بیمار ہوتا مر جاتے علاج کون کرتا؟!

تو اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ کسی نے ڈاکٹر بننا ہے، کسی نے انجینئر بننا ہے، کسی نے درزی بننا ہے، کسی نے مکینک بننا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کو جیسا کہ وہ شخص ہے اس پر راضی بھی کر دیتا ہے، سبحان اللہ۔

درزی نے جب درزی کا کام کیا وہ کبھی نہیں کہتا کہ یار میں ڈاکٹر ہوتا کہاں پھنس گیا ہوں میں، کیا عذاب ہے میرے سر پر۔ نہیں! آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کام کرتا ہے بڑے مزے سے کام کرتا ہے کپڑے سی رہا ہوتا ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ اسے دے رہا ہے اس پر اس کو خوشی بھی ہے قناعت بھی ہے الحمد اللہ۔ ہاں بعض لوگ ایسے ہیں معاشرے میں جو ناشکری کرتے ہیں میں اُن کی بات نہیں کر رہا، اکثر لوگ اچھے ہیں ان کی بات میں کر رہا ہوں جو جان لیتے ہیں کہ بس میری یہی قسمت تھی الحمد للہ حلال کمائی ہے تو یہ کافی ہے میرے لیے، اور اسی طریقے سے یہ دنیا چلتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو جو اس کی تقدیر میں رزق ہے وہی دے دیا ہے۔

پھر جب لوگ دو قسم کے ہوئے مخدوم اور خادم تو جو مخدوم ہے اور جو خادم ہے اُن کو الفاظ جو ہیں ذرا ادب سے لینے چاہیئں کیونکہ وہ یہ نہ بھولیں کہ ایک اور ایسی ذات ہے جو سب سے بلند ہے جو اُن کی خالق مالک اور رازق ہے تدبیر کرنے والی ہے کسی کو مخدوم بنایا ہے کسی کو خادم بنایا ہے تو کہیں باتوں باتوں میں اُس ذات کی شان میں بے ادبی نہ ہو گستاخی نہ ہو۔

تو اس لیے پہلے حدیث میں حکم دیا گیا خادم کو پھر مخدوم کو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم خادم کو کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میں اپنے ربّ کو کھانا کھلاتا ہوں مخدوم کو ربّ نہ کہو۔ اگرچہ لغت کے اعتبار سے وہ ربّ ہے، لغت کے اعتبار سے ہے لیکن کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شان میں ذات میں بے ادبی ہوتی ہے یہ لفظ استعمال نہ کیا کرو۔

اور یہ نہ کہو کہ میں نے اپنے ربّ کو وضو کروایا، یعنی خدمت کی میں نے پانی لے کر اُس نے وضو کیا تو یوں نہ کہو۔

اچھا تو کیا کہیں؟ شریعت جب کسی چیز سے منع کرتی ہے تو اس کا نعم البدل بھی دیتی ہے کیا کہیں پھر؟ سیدی کہو (میرے آقا) ''مَوْلَايَ'' (میرے مولا)۔ سَر کہہ سکتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے، یہ الفاظ جو ہیں ٹھیک ہیں یہ الفاظ آپ استعمال کر سکتے ہیں۔

اور پھر مخدوم کو حکم دیا ہے کہ تم میں کوئی شخص یہ نہ کہے میرا بندی اور میری بندی۔ بندے تو ہم سب اللہ کے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اُن کو تمہارا خادم بنا دیا ہے وقتی طور پر تو پھر یوں کہتے ہو کہ میرا بندہ اور میری بندی، بلکہ یوں کہو کہ میرا غلام یا میرا خادم اور میری خادمہ یوں کہہ سکتے ہو اگر کہنا ہے ورنہ اُن کے نام لینا زیادہ بہتر ہے فلاں نام لے لو کوئی مشکل نہیں ہے آپ اسے بیٹا بھی کہہ سکتے ہو بیٹی بھی کہہ سکتے ہو کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایسے الفاظ ہوں جن میں اللہ تعالیٰ کے حق میں بے ادبی نہ ہو۔

اچھا یہ لفظ جو ہے میرا ربّ یہ کہنا اس کا حکم کیا ہے؟ حرام ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ قرآن مجید میں تو ہے ﴿اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ﴾ (یوسف:23) سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا پھر آپ کیسے کہتے ہیں کہ جائز نہیں ہے؟

یاد رکھیں وہ شرع ماقبلنا ہے، وہ شریعت جو ہے وہ وہ شریعت ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کی شریعت ہے وہ اُن کے لیے جائز تھا لیکن پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت میں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے تو ہمارے لیے وہ دین ہے اور ہمیں اتباع کا حکم ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کا حکم ہے اور جو قصے بیان کیے قرآن مجید نے اُن میں ہم نے عبرت حاصل کرنی ہے، احکام ہم لیں گے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے۔ اس حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ شریعت نے شرک کی طرف ہر راستے کا سد باب کیا کہ آج ربّ کہہ رہا ہے تو ربّ بھی مان لے گا شاید، آج زبان سے کہتا ہے کل وہ جھک بھی جائے گا سجدہ بھی کرلے گا اس لیے بہتر ہے کہ زبان سے بھی نہ کہو۔

2۔ الربّ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ہے اور مطلقاً غیر اللہ کے لیے یہ لفظ جائز نہیں ہے اور غیر اللہ کے لیے اضافے کے ساتھ جائز ہے جیسا کہ ربّ البیت جائز ہے آپ کہیں کہ گھر کا ربّ یعنی گھر کا مالک، "ربّ الدار" ربّ دار کا کہہ سکتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے۔

3۔ خادم کو بندہ اور بندی کہنا حرام ہے "میرا بندہ اور میری بندی" ویسے بندہ تو کہہ سکتے ہیں بندہ اور بندی تو ہیں لیکن میرا بندہ اور میری بندی کہنا حرام ہے۔

4۔ مالک اور مخدوم کو آقا اور مولا کہنا جائز ہے۔

5۔ "ملک الیمین" لونڈی جو ہے اور ملک الیمین جو ہے چاہے وہ غلام ہو چاہے لونڈی ہو یہ تا قیامت رہے گا یعنی یہ حکم منسوخ نہیں ہو چکا جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ نہیں! آج نہیں ہے کیونکہ آج جہاد نہیں ہے جب شرعی جہاد ہو گا اور پھر جنگ ہو گی کافروں سے جو مسلمان ہوں گے مسلمان ہوں گے، جو قتل ہوں گے وہ قتل ہوں گے اور جو جنگی قیدی ہوتے ہیں جو اسیر ہو جاتے ہیں پھر وہ غلام بن جاتے ہیں اور عورت لونڈی بن جاتی ہے اور یہ حکم تا قیامت رہے گا۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

mp3 Audio

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (094.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔